فرصت کے اوقات کی قدر وقیمت

(ازجناب مولانا عبیدالرحمٰن صاحب طالب رحمانی)

ذیل میں ناظرین محدث خصوصًا طلبا کے استفادہ کی غرض سے علامہ جرجی زیدان اڈیٹر الہلال مصر کے ایک مقالہ کا ترجمہ کیا جاتا ہے جسمیں موصوف نے اوقات فرصت کی قدرو قیمت ان کی اہمیت اور بیکاری کے مفاسد پر مفصل روشنی ڈالی ہے۔ . . . . مترجم

جس طرح تمام حکما رطبیعین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ محسوس اور ظاہری چیزوں میں خلا محال ہے یعنی ظاہر میں جن مقامات کا ہم مشاہدہ کررہے ہیں کوئی بھی فارغ اور خالی نہیں ہیں بلکہ درحقیقت وہ ہوا سے مملو ہیں ٹھیک اسی طرح ان کے نزدیک باطنی چیزوں مثل عقل، فکر طبیعت، ذہن ان میں سے کسی میں بھی خلا نہیں ہے۔ یعنی انسانی عقول واذھان اور افکار پر ایک سکنڈ بھی ایسا نہیں گذرتا جس میں وہ بالکل فارغ اور خالی ہوں بلکہ اگر انسان کسی معاملہ سے اپنے ذہن ودماغ کو پھیر لے تو غیر ارادی طور پر فورًا اس کی جگہ کوئی دوسرا معاملہ آکر اس کو مشغول ومصروف بنا دیتا ہے +

انسان پر ایسے مواقع اور حالات گذرتے ہیں کہ جب اس کے دماغ میں مختلف خیالات وافکار اور مہمات کا ہجوم ہوتا ہے تو اولًا اسکا دماغ کسی ایک مہم میں جسکا وہ متحمل ہوسکتا ہے مشغول ومصروف ہوتا ہے پھر جب اس سے منعطف ہوتا ہے تو فورًا دوسرے امر کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے پھر تیسرے امر کی طرف یہانتک کہ یہ سلسلہ برابر جاری رہتا ہے اور کسی وقت منقطع نہیں ہوتا۔ پس درحقیقت انسانی عقول واذھان وافکار جب کسی عمل وفعل سے فارغ اور خالی ہوتے ہیں تو فورًا ماحول اور طبیعت کے مقتضا کے مطابق دوسرے عمل میں لگ جاتے ہیں۔ اگر کسی مستحسن اور اچھے امور میں مشغول نہ ہوں تو امور فاسدہ اور برے خیالات میں ضرور منہمک ہونگے اسلئے یہ مشہور ہے کہ خالی اور بیکار دماغ ابلیس کی شکارگاہ ہے جہاں وہ آسانی سے اپنا تلبیسی جال بچھا کر اسکو برائیوں کے غار میں دھکیل سکتا ہے۔ پس ابلیسی فریب کاریوں اور عیاریوں اور شیطانی وساوس وخطرات سے وہی شخص محفوظ رہ سکتا ہے جو ہمیشہ اپنے دماغ کو بجائے مضر اور برے خیالات میں مصروف رکھنے کے مستحسن اور نافع امور میں مشغول رکھے۔

جس شخص نے اپنے ذہن ودماغ کو کسی اچھے کام کے سوچنے سے روکے رکھا درحقیقت اس نے اپنے دل میں مفاسد اور برے خیالات کیلئے جگہ خالی کی ہے اس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ فوجوں اور لشکریوں میں ابتری اور گڑبڑی اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب وہ فوجیں عمل سے فارغ اور بیکار ہوتی ہیں کیونکہ اسوقت ان کے افکار واذہان پر مفاسد اور فتن کا جادو بہت آسانی سے چل جاتا ہے اور شیطان ان میں ابتری اور انتشار پیدا کرنے پر بہت جلد قابو پالیتا ہے

اسی چیز کے پیش نظر سلطنتوں اور حکومتوں کا یہ دستور رہا ہے کہ وہ صلح اور آشتی کے زمانے میں فوجوں کو کسی نہ کسی فوجی کام میں ضرور مشغول و مصروف رکھتی ہیں چاہے وہ کام غیر ضروری ہی کیوں نہ ہوں۔ اور صرف حکومتوں اور سلطنتوں کا ہی دستور نہیں رہا ہے بلکہ اس کی اہمیت مذہبی رہنماؤں میں بھی پائی جاتی ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے اتباع اور مریدین کو کسی نہ کسی عمل اور وظیفے میں مشغول رکھتے ہیں جس سے اکثر و بیشتر ان کا مقصد اپنے متعلق ان کے قلوب کو برے خیالات اور بدگمانیوں سے پاک وصاف رکھکر اعتماد پیدا کرنا ہوتا ہے۔

ایک شبہ کا ازالہ اوپر کے بیان سے غالباً ناظرین کے دل میں یہ شبہ پیدا ہوا ہوگا کہ ہم دن و رات کے سارے وقتوں میں مصروف عمل رہنے کو ضروری قرار دے رہے ہیں یا ہمارا مقصد یہ ہے کہ انسان کو زندگی کے ہر دور اور ہر لمحہ میں مناسب اعمال میں مشغول و مصروف رہنا چاہئے اسلئے یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ اس بیان سے ہماری غرض یہ بتانا ہے کہ فرصت کے اوقات و لمحات کون سے ہیں اور ان اوقات میں جبکہ حقیقت میں انسانی عقل و دماغ میں فراغ و خلا محال ہے کونسا عمل کرنا چاہئے اور اپنے دماغ کو کن خیالات و افکار میں مشغول و مصروف رکھنا چاہئے۔

اس میں شک نہیں کہ انسان جب تک اپنے اعمال و افعال میں مشغول و مصروف رہتا ہے اسوقت تک وہ شیطانی وساوس و خطرات اور برے خیالات و افکار سے بالکل مامون و محفوظ رہتا ہے اس پر شیطان کی فریب کاریوں کا اثر انداز ہونا غیر ممکن اور مشکل ہوتا ہے مگر کام سے فراغت پانے کے بعد اور فرصت کے اوقات نہایت ہی خطرناک ہوتے ہیں جنکو اگر خطرناک گھاٹیوں سے تعبیر کیا جائے تو بیجا نہ ہوگا کہ اگر انسان نے ان لمحات فرصت کو نہایت ہوشیاری اور بیدار مغزی سے نیک کاموں میں لگ کر طے کیا تو منزل مقصود کو پہنچا ورنہ اس کی محرومی اور ناکامی اور ہلاکت و بربادی بالکل مسلم ہے۔

پس حقیقت میں وہ شخص بہت ہی خوش نصیب اور باسعادت ہے جس نے فرصت اور فراغت کے لمحات کو غنیمت سمجھا اور اپنے دماغ کو بہتر کاموں کے سوچنے اور سمجھنے میں لگائے رکھا اور فرصت کے اوقات سے پورا پورا فائدہ اٹھایا اور وہ شخص بہت ہی بڑا بدنصیب ہے جس نے فرصت کے اوقات کو بجائے بہتر کاموں میں گذارنے کے برے خیالات اور بیکار کاموں میں گذار کر بہت بڑی دولت ہاتھ سے کھودی۔ جہانتک فرصت کے اوقات سے متمتع ہونیکا تعلق ہے انسان کو انھیں غنیمت سمجھکر بہتر کاموں میں گذارنا چاہئے اور پوری ہوشیاری سے اس پر کنٹرول رکھنا چاہئے کہ مبادا شیطان اس موقع سے کہیں ناجائز فائدہ اٹھائے اور اسے برے خیالات و افکار میں مبتلا کر کے ناکام و نامراد نہ بنادے +

فرصت کے اوقات کہتے کسے ہیں جہانتک فرصت کے اوقات کی اہمیت کا تعلق ہے اس سے کسی بشر کو انکار نہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان ان اوقات میں راحت و آرام بالکل کرے ہی نہیں کیونکہ جس طرح عمل و حرکت میں انسان کی کامیابی و کامرانی کا راز مضمر ہے اسی طرح راحت و آرام بھی اسکیلئے مفید و کارآمد ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ فرصت کے اوقات کہتے کسے ہیں اور ان میں راحت و آرام کی صورت کیا ہے کیا ان اوقات میں بیکار رہنے سے راحت و آرام حاصل ہو سکتا ہے؟

اس سے پہلے ہم یہ ثابت کر آئے ہیں کہ انسانی طبیعت میں خلا محال ہے یعنی دماغ اور قوی فکریہ کسی آن بھی خالی عن العمل نہیں رہ سکتے مثلاً وہ شخص جو دن بھر کام میں مشغول رہ چکا ہے جب اپنے کام سے فارغ ہوتا ہے تو فوراً اپنے قویٰ اور دماغ کو آرام دینے کیلئے مختلف تفریحی چیزوں میں مشغول ہو جاتا ہے جیسے ورزشی کھیل، اخبارات کا مطالعہ۔ احباب کے ساتھ بیٹھکر زمانے کے مختلف حالات پر گفتگو کرنا، اور بعض دوسرے امور میں جن سے طبیعت کو دلچسپی ہو مصروف ہونا۔

پس اپنے متعلق مفوضہ کاموں کے انجام دہی کے بعد وہ اوقات جن کو انسان اپنی تھکن دور کرنیکے لئے تفریحی چیزوں میں گذارتا ہے اوقات فرصت کہتے ہیں۔ یہ چیز اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ راحت و آرام کرنے کی یہ صورت نہیں ہے کہ انسان بالکل بیکار بیٹھا رہے بلکہ حقیقت میں آرام اس میں ہے کہ ایک کام میں جب کسی قسم کی تھکاوٹ محسوس ہو تو اپنی توجہ دوسرے کاموں کی طرف مائل کر دی جائے جیسے وہ شخص جو سارا دن بیٹھکر کام کر رہا ہو جس میں اس کے دونوں ہاتھ مصروف عمل تھے اس کو راحت اس میں ملیگی کہ وہ چلے اور اپنے ہاتھ عمل سے روکے رکھے۔ اسی طرح ایک تاجر ہے جس نے اپنا سارا دن تجارتی امور کے متعلق غور و فکر میں گذارا ہو اس کیلئے فراغت و راحت اس میں ہے کہ اپنے خیالات کو دوسرے کاموں مثل اخبارات و رسائل کے مطالعہ میں مصروف کر دے۔ پس راحت کی صورت یہ ہے کہ انسان ایک ہی کام میں مشغول و مصروف نہ رہے بلکہ برابر کام کو بدلتا رہے کیونکہ حقیقت میں سچی راحت اسی میں ہے۔

اوقات فرصت کے مفاسد | اس میں شک نہیں کہ عمل اور کام کے وقت میں انسان کے مفاسد اور خطرات میں پڑنیکا احتمال نہیں ہوتا کیونکہ عملی انہماک کی وجہ سے کسی خطرے کا اس کی طرف گذر نہیں ہو سکتا اور نہ مصروفیت و مشغولیت اس کے خیال کو کسی بری چیز کی طرف لیجا سکتی ہے لیکن فرصت اور چھٹی کے اوقات میں مفاسد اور بری باتوں میں پڑنے کا بہت زیادہ احتمال ہوتا ہے کیونکہ انسان چھٹی کے اوقات اور لمحات یا تو کھیل کود میں گذاریگا یا ان ساعات و لمحات کو غنیمت سمجھکر کسی نفع بخش اور بہتر چیز میں گذاریگا۔ ظاہر ہے کہ اگر اس نے چھٹی کے اوقات کا استعمال بیجا طور پر کیا اور انھیں کھیل کود شراب نوشی جوئے بازی تاش بازی جیسے مہلک اور ضرر رساں کاموں میں ضائع کر دیا اور ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی تو یہ لمحات اس کیلئے سراسر زہر قاتل ہیں اور اس کے مستقبل کو تباہ اور برباد کرنیوالے ثابت ہونگے۔

بار ہا ایسے لوگوں کو دیکھا گیا ہے جنھوں نے فرصت اور چھٹی کے لمحات کی قدر نہیں کی اور انھیں لہو و لعب میں ضائع کر دیا ان کا مستقبل بہت ہی تاریک رہا اور وہ ہمیشہ لوگوں کی نگاہوں سے گرے رہے۔ پس حکمت و دانشمندی کا تقاضا یہ ہے کہ چھٹی کے اوقات کو بیکار اور غیر مفید کاموں کھیل کود سے ہمیشہ پاک و صاف رکھا جائے اور ان اوقات کو غنیمت سمجھکر ان میں بہتر سے بہتر کام کئے جائیں تاکہ زندگی کے یہ لمحات برے کاموں میں ضائع و برباد نہ ہوں۔

فرصت کے اوقات کی قدر و قیمت | اوقات فرصت کی قدر و قیمت اور اہمیت کا جہانتک تعلق ہے وہ کسی پر مخفی نہیں یہ اوقات انسان کے عروج و ترقی کا بہت بڑا ذریعہ ہیں اگر انسان چاہے تو ان اوقات سے بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

اوران سے فائدہ اٹھاکر ترقی کے اعلیٰ مدارج پر پہنچ سکتا ہے چنانچہ جس شخص نے ان کی قدر وقیمت کو پہچانا اوران کو بہترین کاموں میں گذارا اس نے دنیا میں بہت بڑی عزت اور شہرت حاصل کی۔ ہم نے دنیا میں ایسے بہت سے لوگ دیکھے ہیں جو فقر وفاقہ اور غربت وافلاس کی زندگی گذار رہے تھے لیکن انھوں نے فرصت کے اوقات سے فائدہ اٹھایا اور جلد ہی افلاس وتنگدستی کی غم انگیز دنیا سے نکل کر غنا وثروت اور مسرت وشادمانی کے عالم میں پہنچگئے +

ہم ذیل میں ایسی چند ہستیوں کے اسمار کا ذکر کرتے ہیں جنھوں نے فرصت کے لمحات اور چھٹی کی گھڑیوں سے پورا پورا فائدہ اٹھایا اور ان کی قدر وقیمت کو پہچان کر ان میں بڑے بڑے کارہائے نمایاں انجام دیئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دنیا میں بہت بڑی شہرت کے مالک بن گئے۔ کہتے ہیں "رتشر دکرایت" ایک معمولی حجام تھا اُسے دنیا بہت کم جانتی تھی لیکن اس نے فرصت کے اوقات بیکار لہو ولعب میں ضائع نہیں کئے بلکہ اچھے کاموں اور آلات وصنائع کی ایجادات وغیرہ میں گذارے چنانچہ آج انھیں اوقات فرصت کی بدولت سوت کاتنے کی مشین کی ایجاد کا فخر اسے حاصل ہوا اور صناعوں میں بہت بڑا رتبہ حاصل کیا۔

بن جنسن، ادوروس تلفر، ہو میلر جیولوجی وغیرہم معمولی معمار تھے جو تعمیر کے کاموں میں مشغول رہتے تھے لیکن اوقات فرصت کو انھوں نے کبھی بیکار کاموں میں ضائع نہیں کئے بلکہ وہ اپنی جیبوں میں کتاب رکھکر کام کرتے اور جب کبھی فرصت ملتی علم کے حصول اور کتابوں کے مطالعہ میں لگ جاتے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آئندہ چلکر وہ بہت سے علوم کے عالم بن گئے۔

اینو جونسن ہرسین یوحنا ہنتر فیزیولوجی وغیرہم معمولی بڑھئی تھے جو دن بھر بخاری کے کاموں میں مشغول رہتے مگر انھیں اوقات فرصت کی بدولت وہ بہت سے فنون کے ماہر بنگئے۔

یوحنا سنو المورخ جاکسن مصور اندروجنس رئیس ولایات متحدہ خیاط تھے اور فقر وفاقہ کی زندگی بسر کرتے تھے لیکن انھوں نے چھٹی کے زمانے کو مفید کاموں میں گذارا اور جلد ہی فقر وفاقہ جہل ونادانی کی تاریکیوں سے نکلکر غنا وثروت اور علم وفن کی روشنی میں آگئے۔ غرض دنیا میں ایسے لاکھوں نفوس ملیں گے جو شروع شروع میں معمولی حیثیت کے آدمی تھے لیکن فرصت کے اوقات سے فائدہ اٹھاکر مستقبل میں بہت بڑی عزت اور شہرت کے مالک ہوگئے +

نوجوان طلبا اور اوقات فرصت جہاں تک طلبا کے اوقات فرصت سے متمتع ہونیکا تعلق ہے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ دورِ حاضرہ میں فرصت اور چھٹی کے زمانے کو بیکار اور غیر مفید چیزوں میں گذارنیکی وبا ان میں عام ہوچکی ہے۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ وہ اپنے فرصت اور چھٹی کے زمانے کو جو نہایت قیمتی زمانہ ہوتا ہے کھیل کود اور لغو کاموں میں گذار دیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ زندگی کی بہت بڑی ترقی سے محروم رہ جاتے ہیں حالانکہ اگر وہ تھوڑی دیر کیلئے غور کریں اور مذکورہ بالا ہستیوں کی زندگی کو اپنے سامنے رکھیں تو انھیں چھٹی کے زمانہ کی قدر وقیمت اور اہمیت کا پوری طرح احساس ہوجائے اور وہ ان اوقات کو کھیل کود میں ضائع کرنے کے بجائے مفید علمی کاموں اور دوسری کارآمد باتوں میں گذاریں۔

بعض بھولے بھالے نوجوان طلبا یہ کہدیا کرتے ہیں کہ ہم فرصت کے اوقات میں کیسے کوئی کام کرسکتے ہیں کیونکہ ہمیں بہت مختصر سا وقت ملتا ہے جس میں اگر ہم آرام نہ کریں گے تو ہماری صحت خراب ہوجائے گی۔ حالانکہ یہ انکا عذر اور بہانہ کچھ وزن نہیں رکھتا کیونکہ ہم یہ پہلے بتا آئے ہیں کہ راحت و آرام اسمیں نہیں ہے کہ انسان عمل سے رکا رہے بلکہ آرام اسمیں ہے کہ جس کام کو کررہا ہے جب اس سے اکتا جائے تو اُسے چھوڑکر دوسرے مفید کاموں میں لگ جائے کیونکہ طبیعت کو سکون کاموں کے تنوع سے ہوتا ہے عمل سے رک جانیسے نہیں ہوتا ہے نیز بہت سے ایسے لوگ دنیا میں گذرے ہیں جنھوں نے فرصت کے بہت مختصر لمحوں میں جن کی کوئی قیمت نہیں ہوسکتی تھی بہت سے مفید کام انجام دیئے۔ ڈاکٹر برنی جو لوگوں کو علم موسیقی کی تعلیم دیا کرتا تھا اس نے فرانسیسی اور اٹالین زبان چھٹی کے ان مختصر لمحات میں سیکھا جو اُسے ایک شاگرد کے گھر سے دوسرے شاگرد کے گھر جانے کے درمیان میں میسر آتے تھے۔

رغو فرانسیسی نے دسترخوان چنے جانیکے درمیان جو مختصر سا وقت ملتا تھا اس میں ایک بڑی کتاب لکھ ڈالی۔ پس چھٹی کے اوقات کی تنگی کا عذر ایک غیر معقول و غیر مسموع عذر ہے حقیقت میں یہ عذر اسوجہ سے کیا جاتا ہے کہ چھٹی کے اوقات کی اہمیت اور ان کی قدر و قیمت کا احساس نہیں ہے اور دل میں ارادہ کی پختگی نہیں ہے اگر ان سے فائدہ اٹھانے کا عزم مصمم کرلیا جائے اور غفلت و سستی سے کام نہ لیا جائے تو یہ بہانہ کرنے کا موقعہ ہی نہ آئے۔ پس ضرورت اس کی ہے کہ نوجوان طلبا آنکھیں کھولیں اور غفلت و سستی کو دور کرتے ہوئے چھٹی کے زمانہ کی قدر و قیمت اور اہمیت کا اپنے دل میں احساس پیدا کریں اور اس میں بجائے لغو اور بیہودہ کام کے مختلف قسم کے مفید اور بہتر کام کریں۔

نوجوان عورتیں اور بیکاری

جہانتک عورتوں کے حق میں اوقات کی تضیع اور بیکاری کا تعلق ہے ان کیلئے بیکاری مردوں سے کہیں زیادہ مضر اور نقصان دہ ہے خصوصًا ان عورتوں کیلئے جو ناز و نعمت اور عیش و عشرت کے آغوش میں پلی ہوں اور اپنی زندگی کا واحد مقصد زیب و زینت بناؤ سنگھار سمجھتی ہوں اور اس کے ہولناک انجام سے بے پروا ہوکر اپنے اوقات کو ضائع و برباد کردیں غایت درجہ مہلک اور ان کے مستقبل کو تاریک بنانیوالا ہے کیونکہ یہ بیکاری نوجوان عورتوں کی نہ صرف صحت ہی پر اثر انداز ہوتی ہے بلکہ آئندہ ان کی زندگی کے سب سے بڑے اور اہم فریضہ کی ادائیگی سے بھی انھیں غافل بنادیتی ہے۔ امور خانہ داری بچوں کی دیکھ بھال شوہر کی خدمت گھر کے انتظام ان تمام چیزوں سے وہ قطعًا ناآشنا ہوتی ہیں جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ سوسائٹی کی نگاہوں میں بہت ہی زیادہ ذلیل و حقیر سمجھی جاتی ہیں۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض خوشحال والدین اپنی بچیوں کے آرام و آسائش اور ان کی زیب و زینت کا بہت زیادہ خیال رکھتے ہیں یہانتک کہ ان کی ہر ایک ضرورت کی تکمیل کیلئے الگ الگ خادمائیں مقرر ہوتی ہیں جو برابر ان کی ضروریات پوری کرتی رہتی ہیں ان کو خود ہاتھ پاؤں ہلانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ ظاہر ہے کہ جن کی نشو و نما اس ناز و نعمت کے ساتھ ہوگی اور جو عمل سے قطعًا ناآشنا ہوں گی آئندہ سلک زوجیت میں منسلک ہونیکے بعد امور خانہ داری کو کیسے انجام دسکتی ہیں۔ (باقی ص۱۵ پر ملاحظہ ہو)